# اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حیات وخدمات

مفتی احمد نواز قادری عطاری

☆ نام و نسب

○ ابتدائی حالات زندگی

▪ فتاویٰ نویسی

• فقہی خدمات

○ تصانیف

▪ خلفاء

• وفات

فون:03024154930

منجانب:الفرید آنلائن اکیڈمی(AL FAREED ONLINE ACADEMY)

اس امت میں بے شمار اصحاب علم ودانش، صاحب فہم وفراست آئے جنھوں نے اس جہان فانی میں اپنے علم وعرفاں کے جواہر دیکھائے اور مختلف علوم وفنون میں اپنا منفرد مقام پیدا کیا جیسے اگر ہم علم حدیث کو دیکھیں تو ذہن فوراً امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر عظیم محدثین کی طرف جاتا ہے جن کی انتھک محنتوں اور کوششوں سے ذخیرہ حدیث ہم تک صحیح وسلامت پہنچا، علم فقہ کو دیکھیں تو ائمہ اربعہ کے اجتہادات کا روشن مینار سامنے نظر آتا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے یہ فرمان آنکھوں کے سامنے جگمگاتا دیکھائی دیتا ہے کہ:الناس عیال فی الفقه علی ابی حنیفة

علم الکلام کو دیکھیں تو امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کی گراں قدر خدمات کسی پہ مخفی نہیں، معقولات اور علم تفسیر کو دیکھیں تو سامنے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا بحر بے کراں جوش مار رہا ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں قاصر ہے، علم بلاغت ونحو کو دیکھیں تو علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ، امام سیبویہ، امام اخفش، شیخ عبدالقاہر جرجانی اور زمخشری وغیرہ کی تحقیقات کا سمندر نظر آتا ہے اخیرَین کا تو اس علم میں اوج وکمال دیکھ کر لوگوں کی زبانوں پر یہ مثل جاری ہوگئی کہ:لم يدرك إعجاز القرآن إلا الأعرجان وهو عبد القاهر والزمخشري

غرض مختلف اوقات میں مختلف علوم وفنون کے امام وپیشوا آتے رہے اور اس فن کو جِلا بخشتے رہے، اسی عظیم لڑی میں چودھویں صدی ہجری کو ایک ایسا ماہر محقق، مدقق، محرر، مصنف، اصولی، فقیہ اور شعر و ادب کو جاننے والا اعطاء کیا گیا کہ آج تک تاریخ میں اس کے بعد اس کی نظیر نہیں ملی، جس نے تفسیری نکات بھی بیان کئے اور علم حدیث کے رموز بھی نیز علم حدیث میں خیانت کرنے والوں کی اغلاط کو روز روشن کی

طرح عیاں کیا، نذیر حسین دہلوی اور اس کے متبعین کو سمجھایا کہ :ضعیف محض اور متروک میں ، تشیع اور رفض میں فرق ہے اور فلان یغرب وفلان غریب الحدیث الگ الگ اصطلاحیں ہیں اور انہیں بتایا کہ ولید بن مسلم ثقہ مشہور اور راوی ہیں جبکہ ولید بن قاسم اور، فقہ واصول فقہ کی ابحاث سادہ اور سہل انداز میں امت کے سامنے رکھیں آج تک جن سے اپنے وپرائے استفاد کررہے ہیں؛ مناظرہ، فلسفہ اور منطق کے دقائق سے اہل علم کو اگاہ کیا اور اخیرَین کی خیانتوں کو بے نقاب کیا، علم الکلام کے مسائل کو سمجھایا اور متکلمین وفقہاء کے اختلافات اور ان کی نوعیت کو واضح کیا۔۔

عربی، اردو اشعار لکھ کر اس فن میں تازگی اور نئی روح پھونکی بلکہ یہ کہنا بجانہ ہوگا کہ اردو شعراء میں آپ کا اولین میں شمار ہوتا ہے جن کی اردو شاعری میں آج تک مثال نہیں ملی باخصوص مذہبی ، اسلامی شاعری کے موجِد اردو میں آپ ہی ہیں کہ جن کے اشعار کل آفاق میں پھیلے حتیٰ کہ عرب ممالک میں بھی، اور بڑے وجد وکیف میں عربی سلام رضا ہمیں پڑھتے نظر آتے ہیں ، صرف یہ ہی نہیں بلکہ وہ اپنے زمانہ کے جملہ مروجہ علوم پر بھی دسترس کاملہ رکھتے تھے چاہے وہ نیچری ہوں یا لبرل یا سائنسدان ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہوں سب کا رد بلیغ کیا اور سینکڑوں دلائل سے سائنسدانوں کو بتایا کہ زمین متحرک نہیں بلکہ ساکن ہے، جنہوں نے امریکی سائنسدان البرٹ پورٹا کے دعوے کا رد کیا نیز نیوٹن اور آئن اسٹائن کے نظریات کا علمی براہین سے رد کیا اور ان کے آپس میں اختلاف کو بھی واضح کیا۔

قارئین ذی کرام یہ شخصیت صرف بیسیوں علوم وفنون کو اپنے اندر سموئے ہوئے نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اس کی حیات میں امام غزالی ودیگر صوفیاء کے تصوف کی جھلک بھی بدرجہ اتم نظر آتی ہے اور عشق رسول ﷺ میں تو ان کی مثال نہیں دی جاسکتی تاریخ میں جب ہم دیکھتے ہیں ایک طرف مرزا جیسا

شخص شان رسالت ﷺ میں کلمات نازیبا بول رہا ہے اور دوسری طرف اشرف تھانوی اور اس کا گروہِ لاطائل رحمت عالم ﷺ کی شان میں گستاخیوں کا ارتکاب کر رہا ہے تو اس وقت ان کے قلم کی جنبش کو خدا ہی جانے کہ کس قدر تیز تھی اور منکرین کو منہ توڑ جواب دے رہی تھی مگر ساتھ ساتھ ان شان رسالت کے گستاخوں کی وجہ سے باطن و قلب غمگین بھی۔

جن کی ہر ہر گھڑی نغمہ توحید پھیلانے اور شمع عشق رسول ﷺ جلانے میں گزری، اصحاب کی عزت وناموس کے جو پاسباں تھے اور آل کے سچے ترجمان، اولیاء کا ہوا جن سے فیض عام اور بعد والے علماء وفقہاء کے کئے جنہوں نے سب کام آسان، پوری خلق میں حکمت وبیاں کے موتی بکھیرے، اپنے زمانے کے امام وپیشوا جانے جاتے تھے، خلق کے لئے بہترین مرجع ومصدر رہتے، علم وحکمت کے پیاسے جن کے آغوش محبت میں سیرابی حاصل کرتے، دین پر مشکل حالات میں جو چٹان بن کے کھڑے ہو جاتے، لیل ونہار اشاعتِ دین کے لئے کوشاں رہتے، لب ولہجہ جن کا اپنوں کے پیش گُل وعنبر کی طرح تھا اور مخالفین کے لئے شیر کی گرج دار آواز بھی۔

قارئین پھر یہ وہ دور نہیں تھا کہ جس میں محمود غزنوی کی تلوار قہر بن کے کفر پر لٹک رہی ہو، غوری وبابر کا رعب دشمن پر حاوی ہو یا جس میں جہانگیر کا انصاف اور اورنگ زیب عالمگیر کا علمی ماحول بھی ہو بلکہ چار سو دشمن کے مظالم جاری ہیں علماء، فقہاء کو بے دردی سے تہ تیغ کیا جارہا ہے اور ان کی لاشوں کو درختوں کی زینت بنایا جارہا ہے، ذرا سی بات پر گرفتاریاں اور سنگ ووحشت کا ماحول بن جاتا ہے، ایک طرف قابض انگریز کی ناچاقیاں تو دوسری طرف ہندوؤں کی شرم ناکیاں ان کے ساتھ ساتھ کچھ دین کا لبادہ اوڑھنے والوں کی شان الوہیت ورسالت میں گستاخیاں بھی شامل ہیں، ایسے سخت حالات میں وہ مضبوط چٹان بن کے تمام

دشمنان دین کے خلاف کھڑے رہے اور دین کے احکام کی بغیر ملامت وخوف کے کماحقہ تشریح وتوضیح کرتے رہے۔

جس نے ایک طرف انگریز کے خلاف عَلَم جہاد بلند رکھا اور دوسری طرف تصنیف میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں کہ آج تک جن کا کوئی مخالف رد نہیں کرسکا، کئی علمی رسائل وجرائد تالیف کئے، بہت سی کتب کی شروحات، حواشی اور تعلیقات لکھیں، مخطوطات کی تنقیح کی، علمی وادبی تقاریر کیں، پوری دنیا سے آنے والے ہزاروں مسائل کا فتویٰ کی صورت میں مفصل حل پیش کیا، ایک ایک مسئلہ پر پوری پوری کتاب لکھ دیتے، صرف علم حدیث میں 240 کتب تحریر کیں، علم فقہ میں فتاویٰ رضویہ جیسے انسائیکلوپیڈیا سمیت 90 سے زائد تصنیفات لکھیں، جدید اور سائنسی علوم میں 100 سے اوپر تالیفات چھوڑیں جن سے امت فیض یاب ہورہی ہے اور انشاءاللہ تاقیامت ہوتی رہے گی۔

اوراق تاریخ میں یہ شخصیت سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، دلیل الحکمت، برہان المعرفت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجدّدِ دین وملت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ نزولِ خیر وبرکت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ **امام احمد رضا** خان السنی الحنفی القادری عَلَيْهِ رَحمَةُ الرَّحْمٰن کے نام سے جانی جاتی ہے جنھوں نے ہزاروں اپنے خلفاء چھوڑے جو مختلف علوم میں متبحر اور اپنی مثال آپ ہیں، لاکھوں بلکہ کروڑوں امت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چاہنے والے موجود ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے لے کر آج تک کسی شخصیت پر اتنا نہیں لکھا گیا جتنا آپ کی شان میں نثر، نظم، مقالات، مضامین اور قصائد کی صورت میں لکھا گیا چاہے وہ سیاسی شخصیت ہو یا سماجی مذہبی ہو یا غیر مذہبی،

کئی مختصر و مطول کتب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں سیرت اعلیٰ حضرت، حیات اعلیٰ حضرت اور سوانح اعلیٰ حضرت وغیرہ اسماء سے لکھی جاچکی ہیں اور لکھی جارہی ہیں، حق تو یہ ہے کہ اپنے پرائے سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات کے محتاج ہیں بس فرق یہ ہے کہ اپنے اظہار بھی کرتے ہیں اور مخالفین چھپ چھپ کر استفادہ کرتے ہیں۔ آیئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ مختصر تعارف سنتے ہیں:

## نام و نسب:

محقق نحریر، عمدہ تحریر، اہل حق کی توقیر، سچے نصیر، روشن ضمیر، کامل تنویر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک "احمد رضا" ہے اور آپ اپنا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت کی وجہ سے "عبدِ مصطفیٰ" بھی لکھا کرتے تھے۔ شجرۂ نسب "حیات اعلیٰ حضرت" میں کچھ یوں درج ہے: عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں ابن حضرت مولانا محمد نقی علی خاں بن حضرت مولانا رضا علی خاں بن حضرت مولانا حافظ محمد کاظم علی خاں بن حضرت مولانا شاہ محمد اعظم خاں بن حضرت محمد سعادت یار خاں بن حضرت محمد سعید اللہ خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (حیات اعلیٰ حضرت، ص60)۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گھرانہ کوئی عام نہ تھا بلکہ شروع سے ہی علم و فضل اور شجاعت میں مشہور و معروف تھا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والد اور دادا اپنے دور کے بہت بڑے عالم، صوفی اور مرجع خلائق بزرگ تھے، کئی کتابیں لکھیں، آپ کے والد رحمۃ اللہ علیہ نے کئی علماء سمیت انگریز کے خلاف علم جہاد بلند رکھا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر اپنے والد اور دادا کا ذکر کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"وہ جناب فضائل مآب، تاج العلماء، رأس الفضلاء، حامی سنّت، ماحیِ بدعت، بقیّۃ السلف، حجۃ الخلف، رَضِيَ اللہُ تَعَالَی عَنْہُ وَأَرْضَاہُ وَفِيْ أَعْلَی غُرَفِ الْجِنَانِ بَوَّأَہُ سلخ جمادی الآخرہ یا غرہ رجب ۱۲۴۶ھ قدسیہ کو رونق افزائے دارِ دنیا ہوئے اپنے والد ماجد حضرت مولائے اعظم، فضائل پناہ عارف

باللہ صاحب کمالاتِ باہرہ و کراماتِ ظاہرہ حضرت مولانا مولوی محمد رضا علی خاں صاحب رَوَّحَ اللہُ رُوْحَہ، وَنَوَّرَ ضَرِیْحَہ، سے اکتسابِ علوم فرمایا بحمد اللہ منصب شریف علم کا پایہ ذروہ علیا کو پہنچایا۔"

## ولادت باسعادت اور ابتدائی حالات زندگی:

اعلیٰ حضرت کی ولادت باسعادت شوال المکرم بروز ہفتہ 1272 ہجری کو شہر بریلی میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نے حسب عادت آپ کے عقیقے کر کے لوگوں کو کھانا کھلایا۔ کسے کیا خبر تھی کہ پیدا ہونے والا یہ بچہ بڑا ہو کر لوگوں میں علوم و فنون کی خیرات تقسیم کرے گا، چار سو اس کے ڈنکے بجیں گے، چودھویں صدی کا عظیم کا مجدد کہلائے گا، اس کے در سے ہزاروں لوگ علم و عرفاں کی پیاس بجھائیں گے۔ قارئین کرام مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کے گلشن میں پیدا ہونے والے اس بچہ کی عمر ابھی چار سال کی تھی کہ مکمل قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا، چھے سال کی عمر میں ماہ ربیع الاول میں بہت بڑے مجمع کے سامنے تقریر کی، 14 شعبان المعظم 1286 ہجری کو والد صاحب سے سند فراغت حاصل کی اور فتاویٰ نویسی شروع کر دی۔

## بیعت و خلافت:

1294ھ میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مارہرہ گئے اور حضرت سید شاہ آل رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے جنھوں نے آپ کے اندر علم و معارف کے خزانے جان کر تمام سلاسل میں خلافت و اجازت عطاء کی۔

## سفر حج اور علمائے حرمین شریفین سے ملاقاتیں:

1295ھ میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پہلی بار اپنے والد ماجد کے ساتھ سفر حج کے لئے گئے جس کی چاہت اور تڑپ ہر مسلمان کے دل میں ہوتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طرف تو کعبہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کا شرف پایا اور دوسری طرف وہاں کے کبار علماء سے ملاقاتیں بھی فرمائیں۔وہ کیسا پُر کیف منظر ہو گا جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جیسا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم روزۂ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گا، سبز گنبد کا نظارہ کر رہا ہو گا اور سنہری جالیوں کے بوسے لے رہا ہو گا۔یہ بات سچ ہے کہ ایک سچا و کامل عاشق ہی اپنے محبوب کے در کے صحیح آداب جان سکتا ہے اور انہیں بجالا سکتا ہے ہم جیسے ناقص خالی عشق کے دعوے دار کئی مرتبہ شاید حاضر ہوئے ہوں گے لیکن ان مقدس مقامات کے آداب سے ناآشنائی کے سبب وہ فیض نہیں پاسکتے جو اعلیٰ حضرت جیسا صاحب عشق ایک ہی مرتبہ سے پالیتا ہے خیر یہ بات تو قابل غور ہے کہ اگر ہمیں اس در کے حقوق وآداب نہیں معلوم تو ہمارا دیگر لاکھوں چیزوں کو جاننا کس قابل ؟

سفر حج میں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل علماء وفضلاء سے مختلف علوم میں سند اجازت حاصل کی:

- ☆ حضرت سید احمد مفتی شافعیہ
- ☆ اور حضرت عبد الرحمن سراج مفتی حنفیہ سے حدیث، فقہ اصول فقہ اور تفسیر وغیرہ علوم میں سند حاصل کی۔
- ☆ ایک دن اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مقام ابراہیم کے قریب نماز مغرب ادا کی تو امام شافعیہ حضرت حسین بن صالح نے بغیر کسی تعارف کے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئے اور فرمایا:انی لاجد نور الله في هذا الجبين اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی سند اجازت لکھ کر دی نیز فرمایا: تمہارا نام "ضیاء الدین احمد" ہے۔

## اولاد:

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کل سات بچے پیدا ہوئے جن میں پانچ صاحبزادیاں اور دو صاحب زادے یعنی حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں۔ دونوں صاحب زادے علم وفضل میں اپنی مثال آپ تھے اور اپنے والد کی طرح پوری حیات میں احیاء کے لئے کوشاں رہے۔ مولانا مصطفیٰ رضا خاں بہت بڑے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے شاعر بھی تھے۔

## زندگی کے کچھ معمولات:

ذکاء اللہ خاں رضوی جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریباً 12 یا 14 سال خدمت کی وہ لکھتے ہیں کہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ ہر جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد پھاٹک میں تشریف فرما ہوتے اور نماز مغرب کے بعد گھر تشریف لے جاتے یونہی ہر روز نماز عصر کے بعد اسی جگہ تشریف لے جاتے اور لوگوں کی اصلاح فرماتے البتہ سردی کے موسم میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز عصر کے بعد مسجد میں ہی بیٹھ جاتے اور متعلقین بھی ساتھ ہوتے، تعلیم وتربیت کا سلسلہ جاری رہتا۔ پانچوں نمازیں آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں آکر باجماعت ادا فرماتے۔

## اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور علم فقہ:

اگرچہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کئی علوم پر مہارت تامہ رکھتے تھے لیکن خاص فن جس کے سبب آپ پوری دنیا میں مشہور ہوئے وہ "علم فقہ" ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ایک بڑا حصہ فتاویٰ نویسی میں گزرا جس کا منہ بولتا ثبوت ہمارے پاس فتاویٰ رضویہ شریف موجود ہے۔ گھنٹوں گھنٹوں دن کے فتویٰ لکھنے میں گزر جاتے۔ روزانہ

کی بنیاد پر پورے برصغیر پاک وہند بلکہ باہر کے ممالک سے بھی سوالات آتے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے جاتے اور کئی مرتبہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال پر پوری پوری کتاب تصنیف فرما دیتے پھر سوال کرنے والوں میں صرف عامی افراد یا آئمہ مساجد نہ ہوتے بلکہ اس دور کے بڑے بڑے علماء، فقہاء، محدثین اور جدید تعلیم یافتہ افراد سب آپ کی طرف ہی رجوع کرتے۔ کوئی مسئلہ حل نہ ہوتا تو آخر کار وہ آپ کی ہی خدمت میں لایا جاتا جس کا آپ چند لمحات میں جواب عنایت فرما دیتے۔

پھر اس علم میں ذہانت وفطانت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ جب کسی عبارت کو دیکھ لیتے تو وہ کئی کئی دنوں تک صفحہ سمیت یاد رہتی اور وقت ضرورت آسانی سے اسے جواب کا حصہ بنا دیا جاتا۔ علم فقہ سے تعلق رکھنے والے افراد جانتے ہیں کہ اس علم میں سب سے مشکل مرحلہ صحیح جزیہ کو کتاب سے تلاش کرنا ہے اور یہ کوئی آسان کام نہیں بلکہ بعض اوقات فقط ایک جُزیہ تلاش کرنے میں کئی کئی دن لگ جاتے ہیں اور پھر اس جزیہ کو سوال کے مطاق کرنا مزید ایک مشکل امر ہے لیکن سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے کمال حافظہ، ذہانت اور کثرت مراجعت کے سب چند لمحات میں یہ کام کر لیتے۔

## اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور علم حدیث:

جس طرح سیدی فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ علم فقہ میں دسترس کاملہ رکھتے تھے اسی طرح علم حدیث میں بھی اپنی مثال آپ تھے چاہے وہ اصول حدیث کا علم ناسخ ومنسوخ ہو یا اسماء الرجال کی تفصیلات ہوں یونہی حدیث کی اقسام کا بیان ہو یا اس میں پائی جانے والی علل خفیہ کادحہ کی وضاحت ہو سب میں آپ کو رسوخ حاصل تھا اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ کامل فقیہ کے لئے ایک اچھا محدث ہونا بھی ضروری ہے کہ حدیث فقہ کا دوسرا اور بنیادی مصدر ہے۔ مخالفین اور جو فقہ کا انکار کر کے "اہل حدیث" ہونے کا دعویٰ کرتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب کی

علم حدیث میں خیانتوں کو روز روشن کی طرح عیاں کیا جیسا کہ آپ کا رسالہ مبارک "الفضل الموھبی فی معنی:اذا صح الحدیث فھو مذھبی" اس کا شاہد ہے جس میں آپ نے نذیر حسین دہلوی کی خیانتوں کا رد بلیغ کیا اور محدث کے لئے چار منازل بیان کیں جن سے آپ کی حدیث دانی عیاں ہوتی ہے۔

## اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور جدید علوم:

چودھویں صدی ہجری کے یہ عظیم مجدد جس طرح دیگر تمام علوم وفنون، معقولات ومنقولات میں منفرد ویکتا تھے اسی طرح جدید علوم میں بھی جداگانہ صلاحیتوں کے مالک تھے۔نیچریوں، ملحدین اور سائنسدانوں کے باطل نظریات کا علمی وعقلی دلائل سے رد کیا اور اس موضوع پر 150 کے لگ بھگ کتب تصنیف کیں جن میں مشہور "فوز مبین در ردّ حرکت زمین" ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سائنسدانوں کے اس نظریہ کا رد کیا کہ زمین متحرک ہے۔یہ نظریہ سب سے پہلے مشہور ریاضی دان فیثا غورث نے پیش کیا جس کی تائید "کاپرنیکس" نے کی۔فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور میں اس نظریہ کا ایک سو پانچ علمی براہین سے ایسا رد بلیغ کیا کہ جس کا آج تک بڑے بڑے اہل علم اعتراف کرتے ہیں۔

ملکِ پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے والے دور حاضر کے عظیم سائنسدان ڈاکٹر عبد القدیر خان بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی بالخصوص سائنسی تحقیقات کے معترف ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنے تاثرات کا اظہار بھی فرماتے رہتے ہیں، آپ نے "روزنامہ جنگ" میں باقاعدہ ایک پورا کالم "فقید المثال مولانا احمد رضا خان بریلوی" کے عنوان سے تحریر کیا جس میں آپ اعلیٰ حضرت کی علمی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی نے لاتعداد سائنسی موضوعات پر مضامین و مقالے لکھے ہیں۔آپ نے تخلیقِ انسانی، بائیو ٹیکنالوجی و جنیٹکس، الٹرا ساؤنڈ مشین کے اصول کی تشریح، پی

زوالیکٹرک کی وضاحت، ٹیلی کمیونیکشن کی وضاحت، فلوڈ ڈائنامکس کی تشریح، ٹوپولوجی (ریاضی کا مضمون)، چاند و سورج کی گردش، میٹرالوجی (چٹانوں کی ابتدائی ساخت)، دھاتوں کی تعریف، کورال (مرجان کی ساخت کی تفصیل)، زلزلوں کی وجوہات، مدوجزر کی وجوہات، وغیرہ تفصیل سے بیان کی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی اپنے دور کے فقیہ، مفتی، محدّث، معلم، اعلیٰ مصنف تھے۔ (روزنامہ جنگ، 5 دسمبر 2016)

## سیرت کے مختلف واقعات:

قارئین کرام سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے بے شمار واقعات مشہور و معروف ہیں اور کتب میں درج ہیں جن میں سے کچھ ہم اختصار کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

(1) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کمال اخلاق کے مالک تھے جس کا اندازہ ہمیں اس واقعہ سے بھی ہوتا کہ جب ایک کم عمر بچے نے اعلیٰ حضرت کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دی۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے مزاحاً پوچھا: دعوت میں کیا کھلاؤ گے؟ کم سن بچے نے اپنے ہاتھ میں پکڑے کُرتے کے دامن کو پھیلایا جس میں ماش کی دال اور مرچیں تھیں، اور کہا دیکھئے نا یہ لایا ہوں۔ اعلیٰ حضرت نے اُس بچے کے سر پر دستِ شفقت رکھا اور دعوت قبول کرتے ہوئے فرمایا: کہ میں اور حاجی کفایت اللہ صاحب آئیں گے۔ اگلے روز وقتِ مقررہ پر اعلیٰ حضرت حاجی کفایت اللہ صاحب کے ہمراہ اُس کم سن بچے کے گھر پہنچے۔ اعلیٰ حضرت اور حاجی کفایت اللہ صاحب کچھ دیر گھر کے باہر کھڑے رہے۔ اس کے بعد ایک بوسیدہ چٹائی آئی اور ایک ڈلیا میں باجرہ کی گرم گرم روٹیاں آئیں، مٹی کے برتن میں ماش کی دال آئی جس میں مرچوں کے ٹکڑے ٹوٹے ہوئے پڑے تھے۔ کھانے کے دوران حاجی کفایت اللہ صاحب کے دل میں خیال آیا کہ گھر پر تو اعلیٰ حضرت کے کھانے

میں احتیاط کی جاتی ہے کہ چپاتی کے بجائے سوجی کا بسکٹ تناول فرماتے ہیں اور یہاں باجرہ کی روٹی اور ماش کی دال کھانا پڑی ہے مگر قربان جائیں میرے آقا اعلیٰ حضرت کے اخلاقِ کریمہ پر کہ میزبان کی خوشنودی اور اُس کا دل رکھنے کے لئے پوری توجہ کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔(سیرتِ اعلیٰ حضرت معہ کرامات)

(2)حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ایک واقعہ کچھ نقل کیا گیا ہے: جناب سید ایوب علی صاحِب کا بَیان ہے: ایک کم عمر صاحِبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کے لیے کاشانۂ اقدس میں مُلازم ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سید زادے ہیں لہٰذا گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ صاحبزادے سے خَبردار کوئی کام نہ لیا جائے کہ مَخدُوم زادہ ہیں کھانا وغیرہ اور جس شے کی ضرورت ہو حاضر کی جائے۔ جس تَنخواہ کا وعدہ ہے وہ بطورِ نَذرانہ پیش ہوتا رہے، چُنانچِہ حسب الاِرْشاد تعمیل ہوتی رہی۔ کچھ عَرْصَہ کے بعد وہ صاحِبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔(حیات اعلیٰ حضرت، ص179)

(3)اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا جاتا ہے: نہ ان کے کسی بڑے کی زبانی سنا، نہ ہی کسی برابر والے نے بتایا اور نہ ہم چھوٹوں نے اعلیٰ حضرت کو کبھی ماہِ مبارک کا کوئی روزہ قضا کرتے ہوئے دیکھا۔ بعض مرتبہ اعلیٰ حضرت ماہِ مبارک میں بیمار ہوئے مگر انہوں نے روزہ نہیں چھوڑا۔ کسی نے عرض کی کہ ایسی حالت میں روزہ رکھنے سے کمزوری اور بڑھ جائے گی تو ارشاد فرمایا کہ مریض ہوں تو علاج نہ کروں؟ لوگوں نے تعجب سے کہا: کہ روزہ بھی کوئی علاج ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ علاج کا توڑ ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا اکسیر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: صوموا تصحوا یعنی روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے۔(سیرت اعلیٰ حضرت معہ کرامات)

(4)ایک مرتبہ ایک استاذ صاحب بچوں کو پڑھارہے تھے کہ اتنے میں ایک بچے نے آکر سلام کیا جس پر استاذ صاحب کی زبان سے نکلا "جیتے رہو" بچوں میں موجود ایک علمی گھرانے سے تعلق رکھنے والے بچے نے عرض کیا: یہ سلام کا جواب تو نہیں! وعلیکم السلام کہنا چاہیئے، یہ سن کر استاذ صاحب بہت خوش ہوئے اور اُس بچے کو دعاؤں سے نوازا۔(حیات اعلیٰ حضرت)

(5)حضرت مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا بیان ہے:" صبح 9یا10 بجے کا وقت ہو گا، میں اور برادرم قنَاعت علی پھاٹک میں کام کر رہے تھے کہ ایک نوجوان صاحبزادے بحیثیت مسافر تشریف لائے اور سلام کرکے ایک طرف خاموش بیٹھ گئے۔ ہم لوگوں نے دولت خانہ دریافت کیا، فرمایا:"میرٹھ کا رہنے والا ہوں۔" پوچھا:"کیسے آنا ہوا؟"اس پر وہ بے اختیار رونے لگے، بار بار دریافت کیا جاتا مگر انکشاف نہ ہوتا تھا۔ بالآخر بہت اِصرار کے بعد فرمایا:" میں امام اہلِ سنت، مجددِ دین وملت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن کا مرید ہوں۔اس سال جب میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز حسن سنجری اجمیری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے عرس مبارک میں حاضر ہوا تو وہاں ایک بُزُرگ سے ملا۔ بعض لوگوں نے مجھ سے کہا:"تم ان بزرگ کے مرید ہو جاؤ!" میں نے کہا:"میں تو امام اہلِ سنت، مجددِ دین وملت، پیرِ طریقت، رہبر شریعت، سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن سے بیعت ہوں" انہوں نے کہا:"وہاں تم شریعت میں بیعت ہوئے ہو، یہاں طریقت میں بیعت ہو جاؤ۔" چنانچہ میں ان لوگوں کی باتوں میں آکر ان بزرگ کا مرید ہو گیا۔

جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت تشریف لائے، چہرۂ انور پر جلال نمایاں تھا مجھ سے فرمایا:"لا ہمارا شجرہ واپس کر دے!" اتنے میں آنکھ کھل گئی۔بس اسی روز سے میرا کسی کام میں دل

نہیں لگتا۔ پڑھائی بھی چھوڑ دی۔ ہر وقت دل یہی چاہتا ہے کہ دھاڑیں مار مار کر خوب روؤں۔ ہم لوگوں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا: "آپ گھبرائیں نہیں! ظہر کے وقت اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت تشریف لائیں گے، بعد نماز عرض کر دیجئے کہ تجدیدِ بیعت کے لئے حاضر ہوا ہوں"۔ یہ سن کر ان کو کچھ سکون ہوا۔

اتنے میں دیکھا کہ اسی وقت خلاف معمول اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت باہر تشریف لائے اور صاحبزادے سے فرمایا: "آپ کیسے آئے؟ یہ سن کر ہمیں بہت تعجب ہوا، اس لئے کہ عادتِ کریمہ یہ تھی کہ ہر نَووَارِد سے دریافت فرماتے: "آپ نے کیسے تکلیف فرمائی؟" بہر حال صاحبزادے نے حضرت کے دریافت کرنے پر بجز رونے کے کچھ جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے پھر فرمایا: "رونے سے کوئی نتیجہ نہیں، مطلب کہیے!" اس پر انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ یہ سن کر ارشاد فرمایا: "میرے پاس کس لیے آئے ہیں؟" یہ سن کر وہ صاحبزادے پھر رونے لگے اور جو ترکیب ہم لوگوں نے بتائی تھی اس کے کہنے کی انہیں جرأت نہ ہوئی۔ اس کے بعد حضور یہ فرماتے ہوئے تشریف لے گئے کہ "آپ قیام کریں مجھے کام کرنا ہے۔" ہم نے نوجوان کو تسلی دیتے ہوئے کہا: "آپ ڈریں نہیں اور نمازِ ظہر کے وقت تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر دیں۔" بعد نمازِ ظہر پیر طریقت رہبر شریعت اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت جب اپنی نشست گاہ پر جلوہ گر ہوئے تو اس نوجوان نے تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا: "جب آپ وہاں بیعت ہو چکے ہیں پھر مجھ سے کیوں کہا جاتا ہے؟ عرض کی: "حضور! مجھ سے قصور ہوا ہے اپنے قصور کی معافی چاہتا ہوں، لوگوں کے بہکانے میں آ گیا تھا۔" فرمایا: "خوب غور کر لو! سوچ لو! سمجھ لو! مجھے مرید کرنے کا شوق نہیں ہے مگر یہ کہ لوگ صراطِ مستقیم پر قائم رہیں، یہ ٹھیک نہیں کہ آج اِس دروازہ پر کھڑے ہیں، کل اُس دروازہ پر، یک دَرْ گیر مُحْکَم گیر۔ "انہوں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: "حضور! اب ایسا ہی ہو گا خدا کے لئے میری خطا معاف فرما دیجئے۔" یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے

انہیں داخلِ سلسلہ فرمالیااوروہ صاحبزادے خوشی خوشی واپس تشریف لے گئے۔ (حیات اعلی حضرت ،ج۳،ص۱۹۵،اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں،ص31)

(6) خلیفہ اعلیٰ حضرت ، حضرت مولانا سید ایوب علی صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواہب کا بیان ہے: "ایک روز ایک صاحب کسی غیر مسلم کو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمۃُ ربِّ الْعِزَّت کی بارگاہ میں لے کر آئے اور عرض کی: "یہ مسلمان ہونا چاہتا ہے۔" فرمایا: "کلمہ پڑھوا دیا ہے؟ عرض کی: "ابھی نہیں پڑھوایا۔" یہ سن کر مجددِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے بلا تاخیر و تساہل فوراً اس غیر مسلم کو کہا: "پڑھو! "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اب کہو!" میں اس پر ایمان لایا، میرا دین مسلمانوں کا دین ہے۔ ایک خدا کے سوائے سب معبود جھوٹے ہیں۔ اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہیں ہے۔ زندہ کرنے والا ایک اللہ ہے، مارنے والا ایک اللہ ہے، پانی برسانے والا ایک اللہ ہے، روزی دینے والا ایک اللہ ہے، سچا دین "اسلام" ہے ، باقی سب دین جھوٹے ہیں۔

اس کے بعد قینچی منگوا کر اس کے بالوں کی چوٹی کاٹی اور کٹورے میں پانی منگوا کر تھوڑا سا خود پیا باقی اسے دیا اور اس سے جو بچا، وہ حاضرین مسلمانوں نے تھوڑا تھوڑا پیا۔ اس خوش قسمت نو مسلم کا اسلامی نام "عبد اللہ" رکھا گیا۔ پھر جو صاحب اسے لے کر آئے تھے ان سے فرمایا: "جس وقت کوئی اسلام میں آنے کو کہے، فوراً کلمہ پڑھا دینا چاہیے کہ اگر کچھ بھی دیر کی تو گویا اتنی دیر اس کے کفر پر رہنے کی معاذ اللہ رضامندی ہے۔ آپ کو چاہیے تھا کہ اسے فوراً کلمہ پڑھا دیتے پھر یہاں لاتے یا اور کہیں لے جاتے۔" یہ سن کر اس نے دست بستہ عرض کی: "حضور! مجھے یہ بات معلوم نہ تھی میں اپنی اس غلطی پر نادم ہو کر سچے دل سے توبہ کرتا ہوں۔"

فرمایا: "اللہ کریم معاف فرمانے والا ہے، آپ کلمہ پڑھ لیجئے۔" اس نے فوراً کلمہ پڑھا اور سلام و دست بوسی کے بعد واپس چلا گیا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۲۸۶، اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں، ص37)

## خلفاء:

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح تصنیف کے شعبے میں خدمات سرانجام دیں اسی طرح آپ ایک اچھے مدرس بھی تھے، دور دراز علم کے پیاسے آکر اپنی پیاس بجھاتے اور مَن کو شمعِ علم سے روشن کرتے۔ آپ کے پاس تعلم کے لئے آنے والے صرف طلباء نہ ہوتے بلکہ علماء و فضلاء بھی مزید رسوخ اور سند برکت کے لئے پورے برصغیر پاک وہند اور دیگر ممالک سے بھی حاضر ہوتے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ طلباء کے ساتھ بہت زیادہ پیار فرماتے تھے اور ان کی ہر طرح کی ضروریات کا خیال رکھتے، اخلاقی لحاظ سے بھی ان کی خوب تربیت فرماتے، وقتاً فوقتاً علمی صلاحیتوں کے اعتبار سے ان کی تعریف کرتے اور جو جس منصب کا اہل ہوتا اسے وہ سپرد کر دیتے۔ قارئین کرام یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے طلباء اور خلفاء ہی تھے جنہوں نے پیامِ اعلیٰ حضرت کو آفاق ہر ہر کونے میں پہنچایا، منکرین کا رد کیا، عوام اہل سنت کی تعلیم و تربیت کی۔ مشہور خلفاء میں سے چند کے اسماء درج ذیل ہیں:

- صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فقہ کی شہرہ آفاق کتاب "بہار شریعت" کے مصنف۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو باقاعدہ شہر بریلی کا مفتی اور قاضی مقرر کیا تھا، کئی مقامات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بھی فرمائی۔
- مفسر قرآن مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنز الایمان کے ساتھ شائع ہونے والی مختصر تفسیر "خزائن العرفان" کے مصنف۔

- محبوب زماں، محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری۔پاکستان کے کونے کونے میں علم حدیث کی اشاعت کرنے والے اور کئی کتب کے مصنف۔
- مفتی اعظم ہند اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ
- علم توقیت کے ماہر اور درجنوں عظیم کتب کے مصنف ملک العلماء مولانا مفتی محمد ظفرالدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ

## کتب:

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی عظیم ، یادگار کتب چھوڑیں جیسے:"العطایا النبویہ فی فتاویٰ الرضویہ"جو فتاویٰ رضویہ سے معروف ہے۔احکام شریعت، جد الممتار، کنزالایمان، حسام الحرمین، حدائق بخشش وغیرہ۔

## وفات:

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 25 صفرالمظفر 1340ھ بمطابق 28اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن جمعہ کے اذان کے وقت ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پُر انوار بریلی شریف میں زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

مفتی احمد نواز قادری عطاری